خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خطبہ نمبر 40

منگل 5- اکتوبر 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 5- اکتوبر 1999ء - 24 جمادی الثانی 1420 ہجری - 5- اخاء 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 225

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول اللہؐ کا بے مثل توکل

حضرت انسؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے روایت کی ہے کہ جب میں (اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت غار ثور) میں تھے تو میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر دشمنوں میں سے کوئی اپنے پاؤں کے نیچے نگاہ ڈال دے تو ہمیں ضرور دیکھ لے گا- تو آپ نے فرمایا- ابو بکر آپ کا کیا خیال ہے ان دو شخصوں کی نسبت جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہو-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب المہاجرین)

جو یقین پر قائم ہو جاتا ہے وہ ایسے ہے جیسے خدا کی گود میں بیٹھ گیا ہو

توکل کی کامل حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوئی

گناہ سے پاک ہونے اور تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کیلئے یقین کی ضرورت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اکتوبر 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن- یکم اکتوبر 99ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں توکل کے مضمون کو آیت قرآنی احادیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے واضح فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا- آج حضور نے چالیس منٹ کے لگ بھگ خطبہ ارشاد فرمایا-

حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی کی تلاوت کے بعد حدیث بیان فرمائی کہ غار ثور کے باہر جب کفار پہنچے تو حضرت ابو بکرؓ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دو کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے- ایک اور حدیث میں فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرا ہوا کرتا تھا- لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ خود آپ کی حفاظت کرے گا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرے داروں کو کہا کہ وہ چلے جائیں- حضرت صاحب نے فرمایا یہ توکل کی انتہا ہے- ایک حدیث کے حوالے سے فرمایا جب ایک اعرابی نے آپ پر سوتے ہوئے آپ ہی کی تلوار سونت لی اور کہا کہ اب بتاؤ تم کو کون بچا سکتا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ- اس پر اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی آنحضرتؐ نے تلوار اٹھالی اور اسے معاف کر دیا- حالانکہ اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کیا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں سبق ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا- اس اعرابی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تب بھی اس کی گردن نہیں کاٹی- ایک اور حدیث کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پاکستان کے حالات میں یہ دعا بار بار پڑھنی چاہئے کہ اے خدا ہم پر وہ حاکم مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو-

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے توکل کے مضمون پر حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے- ان میں حضرت مسیح موعود نے یقین کی قوت کا ذکر فرمایا ہے کہ گناہ سے پاک ہونے کیلئے 'فرشتوں کی سی زندگی گذارنے کیلئے' دنیا ت بچنے کیلئے' زمین کو چھوڑنے اور آسمان پر چڑھ جانے کیلئے' تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنے کیلئے بجز یقین پر قائم ہونے کے اور کوئی راہ نہیں- حضرت مسیح موعود نے فرمایا محبت الٰہی کی آگ میں فنا ہونے کا نام یقین ہے- جو یقین پر قائم ہوتا ہے اسکی سفلی زندگی بالکل جل کر خاک ہو جاتی ہے- ایسا انسان خدا کی گود میں بیٹھ جاتا ہے- وہ خدا میں ہو کر بولتا اور خدا سے ہو کر سنتا ہے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ کامل حالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوئی- حضرت مسیح موعود کے توکل کا زبردست مقام حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد سے بیان فرمایا کہ اگر مجھے جلتی آگ میں ڈالا جائے تو مجھے امید ہے کہ اللہ مجھے ضائع نہ کرے گا- اضطراب تو ہو گا مگر امید ہو گی کہ ابھی خدا بچا لے گا- حضرت مسیح موعود نے فرمایا میرا اللہ میرے حال سے واقف ہے جب میری صندوقچی خالی ہوتی ہے تو مجھے یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے- حضرت مسیح موعود نے فرمایا اگر مجھے سب چھوڑ دیں تب بھی خوف نہیں- اگر میں خدا کی راہ میں پیسا جاؤں یا کچلا جاؤں تو بھی مجھے یقین ہے کہ آخر میں فتح یاب ہوں گا- اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ہے جو ہلاک ہوا ہے- خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں-

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں فرمایا ان ارشادات میں کامل توکل کا مضمون بہترین رنگ میں بیان ہوا ہے اس سے بہتر کوئی الفاظ نہیں ہو سکتے- جو حضرت مسیح موعود کا مقام پہچانتے ہیں وہ اسکی قدر کرتے ہیں وہی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ: 4- اکتوبر - اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت بہتر ہے- کمزوری میں کافی فرق ہے-

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں کہ شافی مطلق مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر لحہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتے ہوئے ہر میدان میں آپ کو کامیاب اور فائز المرام کرے- (آمین)

موصیان کرام

موصیان کے فرائض میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہر موصی دو ایسے دوستوں کو قرآن کریم پڑھائے جو قرآن کریم پڑھے ہوئے نہیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

خلافت رابعہ کے دور کے مزید راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 9 جولائی 1999ء بمطابق 9- وفا 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ بقرہ کی آیات 154 تا 155 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے مدد طلب کرتے رہو صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔

خلافت رابعہ کے (راہ خدا میں جان قربان کرنے والوں) کا تذکرہ ہو رہا ہے اور آج یہ اس کی دوسری قسط ہے۔ سب سے پہلے **محمود احمد صاحب اٹھوال (-) پنوں عاقل، سندھ**۔ تاریخ (قربانی) 29۔ جولائی 1985ء۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ جن کے شوہر محمود احمد اٹھوال صاحب (قربان) کئے گئے، لکھتی ہیں کہ محمود صاحب کو (قربانی) کا بہت ہی شوق تھا۔ 1974ء میں احمدیوں کی مخالفت زوروں پر تھی مگر آپ نے ہر موقع پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ یہ مخالفت کم ہونے کی بجائے بڑھتی چلی گئی اور آپ کے ماموں زاد بھائی مقبول احمد کو فروری 1982ء میں پنوں عاقل میں (قربان) کر دیا گیا۔ جب آپ اپنے بھائی کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں قبر میں اتار رہے تھے تو پہلے مقبول (-) سے مخاطب ہوئے ہیں پھر اپنے آپ کو مخاطب کیا ہے۔ مقبول کو دفن کرتے وقت آپ نے کہا: اے مقبول! یہ رتبہ خوش نصیبوں کو نصیب ہوتا ہے۔ پھر کہا اے محمود! یعنی خود اپنے آپ سے مخاطب ہو کر کہا: کاش تجھے بھی یہ رتبہ حاصل ہو جائے اور تو بھی یہیں پر آئے۔

ربوہ سے واپسی پر پنوں عاقل کی پولیس نے آپ سے کہا کہ آپ اپنی زمینیں فروخت کر کے کہیں اور چلے جائیں کیونکہ پہلے آپ کے رشتہ دار بھائی کو (قربان) کیا جا چکا ہے۔ ہم مولویوں کی وجہ سے مجبور ہیں کچھ نہیں کر سکتے۔ اس پر آپ نے انہیں جواب دیا کہ احمدیت کی مخالفت تو ہر جگہ ہے۔ ہر جگہ دشمن ہے۔ اگر مجھے (قربانی) ملنی ہے تو یہاں کیوں نہ ملے۔ آپ کے دو بیٹے سکول جاتے تو مولویوں کے کہنے پر کچھ لڑکے ان کو تھپڑ مارتے اور گالیاں دیتے۔ سکول کے اساتذہ بھی مذہبی مخالفت کی بنا پر سختی کرتے۔ اوباشوں کے گروہ ان کے گھروں پر فائرنگ کرتے رہتے۔ دشمن رات کو چھپ کر ان کے کھیتوں کا پانی بند کر دیتے۔ پکی ہوئی فصلوں کو آگ لگا دیتے یا کاٹ کر اجاڑتے تاکہ ان پر ذریعہ معاش تنگ ہو جائے اور کسی طرح یہ احمدیت سے توبہ کر لیں۔

آپ کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات دروازہ کھٹکا۔ جیٹھ کا بیٹا سعید باہر گیا تو دروازہ کے پاس ہی دو آدمی کھڑے تھے۔ انہوں نے سعید پر حملہ کر دیا۔ ایک نے اس کے منہ اور ناک کو ہاتھوں اور کپڑے سے باندھ دیا اور دوسرے نے اسے مارنا شروع کیا اور گھسیٹتے ہوئے دروازہ سے پندرہ گز دور لے گئے۔ سعید نے بعد میں بتایا کہ میں نے بہت کوشش کی کہ ان سے آزاد ہو جاؤں لیکن ناکام رہا۔ آخر کار جب مارنے والے نے خنجر نکالا اور دوسری طرف سانس بند کر دینے کی وجہ سے میری حالت بگڑی تو میں نے اللہ کو یاد کرتے ہوئے آخری کوشش کی اور منہ آزاد کروانے میں کامیاب ہو گیا۔ میں نے والد صاحب کو آوازیں دیں۔ چنانچہ وہ اور چچا یعنی محمود احمد صاحب (-) موقع پر پہنچ گئے اور ایک آدمی تو بھاگ نکلا لیکن دوسرے کو پکڑ لیا گیا۔ مجرم نے پولیس کو بتایا کہ میں گھوٹکی ضلع سکھر کے ایک مدرسہ کا طالب علم ہوں۔ مولوی صاحبان نے ہمیں بھیجا تھا کہ اس نوجوان کو قتل کر دیں لیکن اس نوجوان کی قسمت تھی کہ یہ بچ گیا۔ سعید آج کل ربوہ میں رہائش پذیر ہیں اور دوکانداری کرتے ہیں۔

(مولوی) بازار میں مسلسل لوگوں کو بھڑکاتے رہے کہ محمود قادیانی کو قتل کرنا واجب اور باعث ثواب ہے۔

واقعہ (قربانی) 29۔ جولائی 1985ء کی شام کو جب آپ ایک دوست کو ملنے باہر گئے تو آپ کا چودہ سالہ بیٹا بھی ساتھ تھا۔ واپسی پر تین آدمیوں نے اچانک ایک گلی سے نکل کر آپ پر حملہ کر دیا اور آپ وہیں (قربان) ہو گئے اناللہ......

(قربانی) کے وقت اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹے احمدیت نہ چھوڑنا خواہ تمہیں بھی جان دینی پڑے۔ پسماندگان میں بیوہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں جن میں سے پانچ بیٹیوں کی بفضل خدا کامیاب شادی ہو چکی ہے۔ باقی بچے غیر شادی شدہ ہیں۔ بچوں کے اسماء یہ ہیں۔ بیٹی عذرا پروین فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ خالدہ پروین احمد آباد سانگرہ نزد ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ فاروق احمد امریکہ میں ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ ساجدہ پروین جرمنی میں ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ راشدہ پروین احمد آباد سانگرہ نزد ربوہ میں بیاہی ہوئی ہیں۔ روبینہ پروین صاحبہ آسٹریلیا میں ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ طاہرہ پروین والدہ کے ساتھ رحمان کالونی ربوہ میں رہ رہی ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں۔ دو بیٹوں طاہر احمد اور عثمان احمد نے میٹرک کا امتحان دیا ہے اور ایک بیٹے لقمان احمد ساتویں جماعت میں پڑھتے ہیں اور یہ سب والدہ کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ساری اولاد دین و دنیا میں ترقی پذیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہمیشہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے حفاظت فرمائے۔

مرزا منور بیگ صاحب (-) چونگی امرسدھو (لاہور)۔ تاریخ (قربانی) 18۔ اپریل 1986ء۔ مکرم مرزا منور بیگ صاحب (-) سکنہ چونگی امرسدھو لاہور کو ایک معاند احمدیت عبدالشکور منشاء نے 17۔ اپریل 1986ء کو فائر کر کے زخمی کر دیا اور آپ ہسپتال میں اگلے روز 18۔ اپریل 1986ء کو وفات پا گئے۔ اناللہ......

(آپ) کے بیٹے مرزا اقدس بیگ صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد مرزا منور بیگ صاحب کی کسی سے کوئی ذاتی دشمنی نہ تھی لیکن چونکہ (دعوت الی اللہ) کا شوق تھا اس لئے ایک مولوی امین اور اس کے چیلے اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ (قربانی) سے پندرہ روز قبل آپ کا ایک غیر احمدی دوست جو مولوی امین کا پیروکار تھا، آپ کے پاس آیا اور پوچھا کہ کیا کوئی اسلحہ وغیرہ گھر پر ہے۔ والد صاحب نے جواب دیا میری کسی سے کیا دشمنی ہے؟ اس نے کہا کہ سارا علاقہ تمہارا دشمن ہے اس لئے اسلحہ بناؤ۔ والد صاحب نے جواب دیا اچھا بنا لیں گے۔ غالباً وہ بھی ٹوہ لینے کے لئے آیا ہوگا کہ گھر پر ان کے اسلحہ ہے کہ نہیں۔

ایک دن ان کے گھر کے باہر شور ہوا تو گھر والے دیکھنے باہر نکلے تو پتہ چلا کہ مولوی امین کے ایک چہیتے شاگرد منشاء نے انہیں گولی مار دی ہے۔ (آپ) اس وقت خون میں لت پت سڑک پر پڑے تھے۔ فوراً ہسپتال لے جایا گیا جہاں اگلے روز آپ نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ چاروں بیٹے مرزا اقدس بیگ، مرزا مظفر بیگ، مرزا وسیم بیگ اور مرزا طاہر بیگ

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی والدہ کے ساتھ لاہور میں رہتے ہیں۔ مرزا اقدس بیگ شادی شدہ ہیں اور باقی تینوں غیر شادی شدہ ہیں۔ جبکہ بیٹیوں میں سے نصرت مبارک صاحبہ اہلیہ مبارک احمد خان جرمنی میں مقیم ہیں۔ بشریٰ جہانگیر صاحبہ اہلیہ مرزا جہانگیر بیگ صاحب فیصل آباد میں ہیں۔ رخسانہ نسیم صاحبہ اہلیہ مرزا نسیم بیگ صاحب راولپنڈی میں رہتی ہیں۔ چوتھی بیٹی نسرین اہلیہ مرزا محمود احمد صاحب۔ ان کے میاں زمیندارہ کرتے ہیں اور پانچویں ارسہ مرزا ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ اور یہ سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر وعافیت سے ہیں۔

(قربانی) سید قمر الحق صاحب (-) سکھر اور راؤ خالد سلیمان صاحب (-) کراچی۔ یہ کراچی والے دوست بھی سید قمر الحق صاحب کی حفاظت کی غرض سے بھیجے گئے تھے اور اسی دوران وہیں (قربان) ہو گئے تھے۔ خود احمدی ہوئے تھے۔ ان کے والد غیر احمدی تھے جو آخر تک غیر احمدی ہی رہے۔

آپ یعنی سید قمر الحق صاحب (-) مکرم حکیم سید عبد الهادی صاحب مونگھیری کے بیٹے تھے۔ آپ چندور ضلع مونگھیر میں پیدا ہوئے۔ نو یا دس سال کی عمر میں قادیان آئے اور مڈل تک وہیں تعلیم حاصل کی۔ تقسیم ملک کے بعد ملتان سے میٹرک کیا جس کے بعد چھ سال تک مرکز سلسلہ ربوہ میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، دفتر وصیت اور دفتر خزانہ میں خدمات سرانجام دیں۔ 1956ء میں سکھر چلے گئے اور وہیں پرائیویٹ طور پر M.A اور پھر B.T کر کے گورنمنٹ کامران ہائی سکول میں انگلش ٹیچر لگ گئے اور بوقت (قربانی) اسی ادارے میں ملازمت کر رہے تھے۔ آپ سید شمس الحق صاحب (مرحوم) کارکن دار الافتاء اور مکرم نجم الحق صاحب مرحوم امیر ضلع کے بھائی تھے۔

اوصاف حمیدہ : نو عمری ہی میں آپ نظام وصیت سے منسلک ہو گئے تھے۔ نماز روزہ کی بڑے خلوص سے پابندی کرتے تھے۔ بہت کم گو اور سنجیدہ مزاج تھے۔ سکھر میں قائمقام امیر اور زعیم انصار اللہ کے طور پر سلسلہ کی خدمات کی توفیق پائی۔

واقعہ (قربانی) یکم رمضان المبارک مطابق 11۔ مئی 1986ء کی صبح سات بجے آپ اپنے گھر سے سکول جانے کے لئے پیدل روانہ ہوئے۔ کراچی کے ایک نومبائع خادم مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ رستہ میں منارہ روڈ کے چوک کے قریب پانچ نامعلوم افراد نے اچانک آپ پر خنجروں اور کلہاڑیوں سے حملہ کر دیا۔ مکرم خالد سلیمان صاحب کچھ دیر تک ان حملہ آوروں کے خلاف دفاع کرتے رہے۔ مگر حملہ آوروں نے پستول سے گولیاں چلا کر اور خنجروں اور کلہاڑیوں سے پے در پے وار کر کے دونوں کو (قربان) کر دیا۔ انا للہ...... بوقت (قربانی) آپ کی عمر 53 سال تھی۔ پولیس میں اس واقعہ کی رپورٹ درج کروائی گئی لیکن کوئی قاتل گرفتار نہیں کیا گیا۔ 12۔ مئی 1986ء کی شام دونوں (-) کے جنازے ربوہ لائے گئے جہاں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد (قربان ہونے والوں) کے قبرستان میں تدفین ہوئی۔

پسماندگان میں آپ نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹا انوار الحق منیب غیر شادی شدہ ہیں اور آسٹریلیا میں مقیم ہیں۔ تین بیٹیوں میں سے بڑی سیدہ عطیہ سلطانہ صاحبہ مکرم مسرور مصطفیٰ صاحب کی اہلیہ ہیں اور لاہور میں رہتی ہیں۔ دوسری بیٹی تنویر قمر، مکرم مدثر احمد صاحب ملک کی اہلیہ ہیں اور کیلگری (کینیڈا) میں آباد ہیں۔ تیسری بیٹی ثمرین قمر ابھی غیر شادی شدہ ہیں اور والدہ کے ساتھ کراچی میں رہتی ہیں۔

مکرم راؤ خالد سلیمان صاحب گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے رہنے والے تھے۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ (قربانی) سے دو تین سال پہلے بیعت کی لیکن اپنے اخلاص سے السابقون الاولون میں شمار ہونے لگے۔ کراچی میں ملازم تھے اور سکھر میں حالات کے پیش نظر مقامی جماعت کی امداد کے لئے رضاکارانہ طور پر آئے ہوئے تھے۔ آپ غیر شادی شدہ تھے اور کوئی اولاد پیچھے نہیں چھوڑی۔

(قربانی) رخسانہ طارق صاحبہ (-) مردان۔ رخسانہ طارق صاحبہ 9۔ جون 1986ء کو عید کے دن (قربان) کی گئیں۔ ان کے والد کا بیان ہے کہ ایک عجیب بات ہے جو میں نے رخسانہ میں دیکھی وہ شادی کے چند دن بعد ہی اپنا جہیز بانٹنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مجھ سے اجازت لے کر سارا سامان غریب لڑکیوں میں تقسیم کر دیا۔ پوچھنے پر کہنے لگیں کہ میں نے امی جان سے کہا تھا کہ مجھے صرف ایک چارپائی دے دیں۔ زندگی فانی ہے، اس کا کیا بھروسہ ہے؟۔ جتنی بھی غریبوں کی خدمت کروں مجھے راحت ہوتی ہے۔ ان کے میاں طارق صاحب بتاتے ہیں کہ غریبوں کی خدمت کر کے ان کے چہرے پر اتنی خوشی چمکتی تھی جیسے سورج نکل آیا ہو۔

عید کے دن رخسانہ نے عید پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا مگر طارق کے بڑے بھائی نے مخالفت کی اور ڈانٹ کر منع کر دیا مگر یہ نہ رکیں اور پرانے کپڑوں میں ہی عید کی نماز کے لئے چلی گئیں حالانکہ شادی کے بعد یہ ان کی پہلی عید تھی۔ عید کی نماز میں وہ بہت روئیں مگر گھر واپس آتے ہوئے بہت خوش تھیں۔ سب کے لئے ناشتہ تیار کیا۔ ان کے خاوند بتاتے ہیں کہ میں حیران تھا آج اتنی خوش کیوں ہیں؟۔ گھر میں سب کو خوشی سے ملیں۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ ان کے آخری لمحات ہیں۔ معلوم ہوتا ہے ان کو (قربانی) کی اطلاع مل چکی تھی۔ اتنے میں طارق کا بڑا بھائی آیا اور آتے ہی اس نے رخسانہ پر گولیوں کی بارش برسا دی۔ طارق کا بیان ہے کہ مجھے اکثر کہا کرتی تھیں کہ جب میں اللہ کو پیاری ہو جاؤں تو مجھے پہاڑوں کے دامن میں دفن کرنا۔ وہ ربوہ ہی کے پہاڑ تھے جہاں پر وہ بالآخر دفن کی گئیں۔ مرحومہ کا تعلق سرگودھا سے تھا۔ آپ مکرم مرزا خان محمد صاحب کی بیٹی تھی۔ آپ کے شوہر اپنے سسر مرزا خان محمد صاحب کے پاس سرگودھا ہی میں مقیم ہیں۔

(قربانی) بابو محمد عبد الغفار صاحب (-) حیدر آباد۔ یوم (قربانی) 9۔ جولائی 1986ء۔ آپ ماسٹر خدا بخش صاحب کے ہاں کانپور (انڈیا) میں 1906ء میں پیدا ہوئے۔ 1916ء میں ان کے والد صاحب نے تمام افراد خانہ سمیت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر شرف بیعت حاصل کیا۔ تقسیم ملک کے وقت آپ ہجرت کر کے حیدر آباد (سندھ) میں آکر آباد ہو گئے۔ پیشہ کے اعتبار سے آپ فوٹو گرافر تھے۔ قرآن کریم سے بہت محبت رکھتے تھے۔ بہت ملنسار، ہمیشہ جماعت کی خدمات پر کمربستہ ایک لمبے عرصہ تک جماعت کی امارت آپ کے سپرد رہی۔ حیدر آباد میں آپ جماعت کی روح رواں تھے۔ ایک نڈر داعی الی اللہ تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔

واقعہ (قربانی) 9۔ جولائی 1986ء بروز بدھ ایک بجے دوپہر اپنے شوروم میں کرسی پر بیٹھے تھے کہ ایک درندہ صفت ملاں آپ کی دکان میں داخل ہوا اور اس نے آپ پر چھری سے پے در پے وار کر کے آپ کو (قربان) کر دیا۔ آپ کے ہاتھوں کے نشانات سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ آپ نے آخری وقت تک حملہ آور کا مقابلہ کیا۔ اس وقت آپ کا صرف ایک ملازم دکان پر موجود تھا مگر ڈارک روم (Dark Room) میں تصویریں بنا رہا تھا۔ وہ جب کام سے فارغ ہو کر باہر نکلا تو اس نے شور مچایا۔ لوگ جمع ہو گئے، فون کئے گئے اور آپ کو اسی وقت ہسپتال لے جایا گیا لیکن راستہ ہی میں آپ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ کو پیارے تو پہلے ہی تھے مگر راستہ میں ہی وفات پا گئے۔ انا للہ...... آپ کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔

پسماندگان : مکرم ذوالفقار احمد صاحب قریشی گذشتہ چالیس سال سے یہاں لندن میں مقیم ہیں۔ آگے ان کے بچوں کی بھی شادیاں ہو چکی ہیں۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ قریشی محمد افضل صاحب کراچی میں ہیں۔ مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبد الباسط صدیقی صاحب حیدر آباد میں ہیں۔ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا الطاف احمد صاحب واہ کینٹ میں ہیں۔ مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم وحید احمد صاحب بھی شادی شدہ ہیں اور جرمنی میں ہیں اور اپنے حلقہ کی لجنہ کی صدر رہیں۔ مکرمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ظہور الحسن صاحب مرحوم بھی اپنے بچوں کے ساتھ جرمنی میں آباد ہیں بابو صاحب کے سب بچے خدا کے فضل سے دینی اور دنیوی نعمتوں سے متمتع ہیں۔

غلام ظہیر احمد صاحب۔ سوہاوہ ضلع جہلم۔ آپ سوہاوہ ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔

واقعہ (قربانی) 25۔ فروری 1987ء کی رات کو آپ بجلی درست کروانے جا رہے تھے کہ احمدیت کی مخالفت کے باعث بعض نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے (قربان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کردیا۔ انااللہ......

ورثاء:۔ (-) مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا پسماندگان میں چھوڑے۔ بیٹا مرحوم کی (قربانی) سے چھ ماہ بعد پیدا ہوا۔ سب بچے ابھی زیر تعلیم ہیں۔ نادیہ ظہیر' راشدہ ظہیر' بشریٰ ظہیر' احسن ظہیر اپنی والدہ کے ساتھ رہتے ہیں۔ (-) مرحوم کی بیوہ نے ان کے بڑے بھائی سے بعد میں شادی کرلی تھی۔

ڈاکٹر منور احمد صاحب (-) سکرنڈ تاریخ (قربانی) 14۔ مئی 1989ء۔ ڈاکٹر منور احمد صاحب کے والد چوہدری بشیر احمد صاحب اٹھوال تحصیل و ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ ڈاکٹر صاحب کی پیدائش 1957ء میں چک نمبر 318 تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہوئی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا آغاز ڈاکٹر صاحب کے پڑدادا نواب ولد زمیندار کے ذریعہ ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم سکرنڈ ضلع نواب شاہ میں حاصل کی جہاں آپ کے والد بسلسلہ روزگار مقیم تھے۔ میٹرک کے بعد آپ نے طبیہ کالج ربوہ میں داخلہ لیا جہاں سے فاضل الطب و الجراحت کا امتحان پاس کرنے کے بعد سکرنڈ میں پریکٹس شروع کردی۔ 1984ء میں آپ کی شادی سکرنڈ کے موجودہ صدر صاحب چوہدری فرزند علی صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب کی (قربانی) سے قبل آپ کی اہلیہ نے خواب میں دیکھا کہ میری سونے کی چوڑیوں میں سے ایک چوڑی ٹوٹ کر گر گئی ہے اور ساتھ ہی بہت ہجوم ہے اور عورتیں باری باری میرے گلے لگ کر رو رہی ہیں لیکن میں سمجھ نہ سکی کہ وہ کیوں رو رہی ہیں۔ صبح اٹھ کر پریشان رہی' صدقہ بھی دیا مگر یوں محسوس ہوتا تھا کہ جسم سے جان نکل گئی ہو۔ ڈاکٹر صاحب (-) کو خواب سنائی تو کہنے لگے اللہ پر بھروسہ رکھو۔ جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آئے گی۔ معلوم ہوتا ہے وہ اس خواب کی تعبیر صحیح سمجھ چکے تھے۔ بہت بہادر انسان تھے کہا کرتے تھے کہ (قربانیاں) کسی کسی کو نصیب ہوا کرتی ہیں۔ یہ نصیبوں والوں کا حصہ ہے' کاش یہ رتبہ مجھے نصیب ہو۔

سکرنڈ کے حالات زیادہ خراب ہوئے تو بیوی سے کہنے لگے کہ ربوہ چلی جاؤ مگر وہ نہ مانی اور کہا کہ آپ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔ (قربانی) کے دن کلینک میں دو آدمی آئے اور گولیاں برسا کر آپ کو وہیں (قربان) کردیا۔ انااللہ...... کمپوڈر گھر روتا ہوا آیا اور بتایا کہ ڈاکٹر صاحب کو کسی نے گولی ماردی ہے۔ بہت ہجوم اکٹھا ہوگیا۔ غم کا پہاڑ تھا جو اہل خانہ پر ٹوٹ پڑا۔ بچے کہتے تھے کہ ابو کو کس نے مارا ہے اور کیوں مارا ہے؟۔ ایک بچہ کہتا کہ میں ان کو گولی ماردوں گا۔ دوسرا کہتا کہ وہاں اور لوگ بھی تو تھے انہوں نے ہمارے ابا ہی کو کیوں مارا۔ چھوٹے بچے تھے۔ اتنے چھوٹے تھے کہ ان باتوں کو سمجھ ہی نہیں سکتے تھے۔

آپ کی بیوہ مکرمہ تنویر کوثر صاحبہ چاروں بچوں کے ساتھ اس وقت بیوت الحمد ربوہ میں رہائش پذیر ہیں۔ سب بچے زیر تعلیم ہیں اور ان کے نام یہ ہیں:۔ منصورہ فرحت عمر پندرہ سال اور میٹرک میں زیر تعلیم ہے۔ عدیل منور کی عمر تیرہ سال ہے اور آٹھویں میں زیر تعلیم ہے۔ بیٹے وقاص احمد منور کی عمر بارہ سال ہے وہ ساتویں میں زیر تعلیم ہے۔ بیٹا توصیف احمد منور جو ڈاکٹر صاحب کی (قربانی) کے بعد پیدا ہوا تھا' اس کی عمر قریباً گیارہ سال ہے اور وہ چھٹی جماعت میں پڑھتا ہے۔ اللہ ان سب کو دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازے۔

نذیر احمد صاحب ساقی (-) چک سکندر ضلع گجرات۔ رفیق احمد صاحب ثاقب۔ (-) چک سکندر ضلع گجرات اور عزیزہ نبیلہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب۔ چک سکندر ضلع گجرات۔ ان تینوں کی (قربانی) کا واقعہ یہ ہے کہ مکرم نذیر احمد صاحب ساقی 1953ء میں مکرم محمود احمد صاحب کے ہاں چک سکندر ضلع گجرت میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے پڑدادا مکرم دلّا خان صاحب اور دادا مکرم کالے خان صاحب حضرت مسیح موعود (-) کے ہاتھ پر اس وقت بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے جب آپ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے ہوئے تھے۔ (-) آپ فوج میں ملازم تھے اور اچھے کھلاڑی اور باکسر تھے۔ فوج سے آپ کی ریٹائرمنٹ اس وجہ سے ہوئی کہ ایک موقع پر حضرت مسیح موعود (-) اور احمدیت کے خلاف کسی کو باتیں کرتے ہوئے سن کر آپ برداشت نہ کرسکے اور اسے مکّا مارا جس سے وہ وہیں مرگیا۔ یہ جو واقعہ ہے حضرت موسیٰ کے مکّا مارنے والے واقعہ کی یاد دلاتا ہے۔ ان کو گرفتار کرلیا گیا اور کورٹ مارشل بھی ہوا لیکن پھر معجزانہ طور پر آپ کو بے قصور قرار دے کر بمع مراعات پنشن وغیرہ دے کر ریٹائرڈ کردیا گیا۔ اصل میں (قربانی) ان کے مقدر میں تھی اس لئے یہ سارا سلوک ان سے کیا گیا۔

دوسرے (قربان ہونے والے) **مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب** 1952ء میں چک سکندر ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام خان محمد صاحب اور والدہ کا نام فتح بیگم صاحبہ تھا۔ (-) مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے پڑدادا مکرم محمد بوٹا صاحب اور دادا مکرم محمد بخش صاحب کو بھی حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے دست مبارک پر حضور کے سفر جہلم کے دوران بیعت کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ آپ فوج میں ملازم تھے اور (قربانی) کے وقت رخصت پر گاؤں آئے ہوئے تھے۔

نبیلہ (-) مکرم مشتاق احمد صاحب کے ہاں چک سکندر ضلع گجرات میں پیدا ہوئیں اور دس سال کی عمر میں جام (قربانی) نوش کرکے اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔

ان سب کی (قربانی) 16۔ جولائی 1989ء کو ہوئی جب مخالفین احمدیت نے چک سکندر پر چاروں طرف سے حملہ کردیا۔ اس حملہ کے دوران احمدیوں کے قریباً 64 مکانات جلائے گئے اور کھلے بندوں لوٹ مار کی گئی۔

مکرم نذیر احمد صاحب ساقی (-) نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے۔ دو بیٹیوں کی شادی ہوچکی ہے اور باقی بچے نذیر (-) کی والدہ محترمہ کے زیر کفالت ہیں۔

دوسرے (-) مکرم رفیق احمد صاحب ثاقب (-) نے اپنے پیچھے چھ بیٹیاں' دو بیٹے اور ایک بیوہ سوگوار چھوڑے جو اس وقت ربوہ میں مقیم ہیں۔

(قربانی) مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر جدران صاحب۔ تاریخ (قربانی) 2۔ اگست 1989ء۔ آپ حضرت مولوی رحیم بخش صاحب آف تلونڈی بھنگلاں اور حضرت برکت بی بی صاحبہ کے ہاں 1924ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار 313 (رفقاء) میں سے تھے۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹری کا کورس پاس کیا اور کچھ عرصہ بطور واقفِ زندگی ناصر آباد اسٹیٹ کی ڈسپنسری میں خدمت بجالاتے رہے۔ اس کے بعد پہلے اپنے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب (-) کے پاس نواب شاہ رہے اور پھر قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں اپنا کلینک کھول لیا۔ بوقت (قربانی) قاضی احمد کی جماعت کے صدر تھے۔

1984ء میں جب حالات خراب ہوئے تو ان کو کئی دفعہ دھمکی آمیز خطوط آئے کہ ہم تمہیں قتل کردیں گے لیکن آپ کو ان دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ تھی بلکہ نماز تہجد میں (قربانی) کی دعا مانگا کرتے تھے۔ ایک روز ایک شخص اپنے آپ کو مریض ظاہر کرکے دکان میں آیا اور اس نے آتے ہی کئی فائر کئے اور ڈاکٹر صاحب نے اسی وقت (قربانی) کا رتبہ پا لیا۔ آپ آب زمزم سے دھلے ہوئے دو کفن مکہ سے لائے تھے۔ آپ کی خواہش تھی کہ انہی میں آپ کو دفنایا جائے۔ اصولاً تو (راہ مولا میں قربان ہونے والے) کو کفن نہیں دیا جاتا اپنے انہی کپڑوں میں مدفون ہوتا ہے جن میں خون میں لت پت وہ (قربان) ہوتا ہے لیکن ان کی خواہش تھی کہ ان کو مکّہ والا کفن دیا جائے۔ اس کا سبب اللہ نے یہ بنا دیا کہ پولیس نے وہ کپڑے اپنے قبضے میں لے لئے جن کپڑوں میں (قربان) ہوئے تھے اور باوجود اصرار کے ان کو واپس نہ کیا۔ نتیجۃً ان کو اسی مکّہ والے کفن میں جو آب زمزم میں دھلا کر اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اسی میں دفن کیا گیا۔

(-) مرحوم نے اپنی بیوہ غلام فاطمہ بی بی صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی پسماندگان میں چھوڑے۔ محمد عبدالسمیع جدران صاحب شادی شدہ ہیں اور امریکہ میں ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالحلیم جدران صاحب اسلام آباد (پاکستان) میں اسسٹنٹ چیف منسٹری آف فنانس میں کام کرتے ہیں اور شادی شدہ ہیں۔ عبدالرفیق جدران صاحب M.Sc نصرت جہاں سکیم کے تحت تیرہ سال بطور وقف مغربی افریقہ میں کام کرتے رہے آج کل کینیڈا میں مقیم ہیں۔ امتہ اللہ خانم صاحبہ شادی شدہ ہیں اور نوابِ شاہ میں رہ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمومن جدران صاحب شادی شدہ ہیں۔ نصرت جہاں سکیم کے تحت 1993 سے 1996ء تک وقف کیا اور اب بسلسلہ تعلیم خود تو آئرلینڈ میں ہیں اور ان کی بیگم طاہرہ مومن اور بچے یہاں لندن میں مقیم ہیں۔

ضلع نواب شاہ کا وہ بااثر زمیندار جو کہ پیر بیروالے کا مرید تھا اور جس کی ایماء پر ہی اس علاقہ کے اکثر احمدی ڈاکٹروں کی (قربانیاں) ہوئیں' اس کی موت اپنے اندر ایک عبرت کا نشان رکھتی ہے۔ اس کے جوان بیٹے نے گھر والوں سے باہمی مشورہ کے بعد اپنے باپ کو رات سوتے میں گولی ماری۔ گولی لگنے کے بعد وہ ذرا سا اٹھا تو اس کی بیوی اور بچوں نے سمجھا کہ اس کو گولی نہیں لگی اور اگر یہ بچ گیا تو ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ چنانچہ اس کی بیوی' بیٹیوں اور بیٹے نے مل کر اس کا گلا دبانا شروع کیا اور اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کی موت کا یقین نہیں ہو گیا۔

ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب (-) قاضی احمد (ضلع نواب شاہ)۔ یوم (قربانی) 28۔ ستمبر 1989ء۔ آپ ڈاکٹر عبدالقدیر جدران کے بڑے بھائی تھے۔ تقسیم ملک کے بعد سندھ میں آکر آباد ہوئے اور (قربانی) کے وقت قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں رہائش پذیر تھے۔

واقعہ (قربانی) 28۔ ستمبر 1989ء کو آپ حسب معمول اپنے کلینک میں کام کر رہے تھے کہ ایک مریض کو دیکھنے کے لئے جانا پڑا۔ مریض دیکھ کر واپس آ رہے تھے کہ راستہ میں تین افراد میں سے ایک نے آپ کی کمر کے ساتھ پستول رکھ کر فائر کر دیا۔ آپ گر گئے۔ لوگوں نے آپ کو اٹھایا اور ایدھی ٹرسٹ کی ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال لے گئے لیکن آپ راستہ ہی میں دم توڑ گئے۔ کسی دوست نے جو آپ کو پہچانتا تھا آپ کے گھر ٹیلیفون کے ذریعہ اس واقعہ کی اطلاع دی۔ اناللہ.......

(-) مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے : امتہ القدوس صاحبہ شادی شدہ ہیں اور لاہور میں رہتی ہیں۔ عبدالقیوم صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ شادی شدہ ہیں' نواب شاہ میں مقیم ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالشکور صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ شادی شدہ ہیں' نواب شاہ مقیم ہیں اور ملازمت کرتے ہیں۔ عبدالماجد صاحب شادی شدہ ہیں اور کراچی میں ملازمت کرتے ہیں۔ امتہ الصبور صاحبہ ایم۔ اے اہلیہ مرزا حفیظ احمد صاحب کارکن تحریک جدید ربوہ میں رہتی ہیں۔ سب بچے اللہ کے فضل سے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال ہیں۔

(قربانی) مبشر احمد صاحب (-) تیما پور' کرناٹک (بھارت)۔ یوم (قربانی) 30۔ جون 1990ء۔ جماعت احمدیہ عالمگیر نے جب صد سالہ جشن کی تقریبات منائیں تو تیما پور کی جماعت نے بھی شایان شان پروگرام بنایا۔ اس سے وہاں کے شرپسند غیر احمدیوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی اور شرارتیں کرنے لگے۔ 29۔ جون 1990ء کو ایک احمدی خاتون کی وفات پر جنازہ کو اٹھانے کے لئے مقامی مسجد کی انتظامیہ سے ڈولا مانگا گیا تو انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ وہاں رواج یہ ہے کہ وفات شدگان کو ڈولے میں ڈال کر لے جایا جاتا ہے۔ ہر ملک کے اپنے اپنے رواج ہوتے ہیں وہاں کا یہی رواج ہے جس پر سب احمدی اور غیر احمدی برابر عمل کرتے ہیں۔ وہاں کے مقامی رواج کے مطابق جنازہ کو قبرستان تک پہنچانے کے لئے چارپائی کی جگہ ڈولا استعمال کیا جاتا ہے۔

اگلے دن 30۔ جون کو پولیس انسپکٹر کی موجودگی میں دوبارہ مطالبہ کیا گیا تو نہ صرف یہ انکار کر دیا گیا بلکہ پہلے سے تیار شدہ منصوبہ کے مطابق ان چند احمدیوں پر جو ڈولا حاصل کرنے کے لئے گئے تھے' ایک جم غفیر نے لاٹھیوں اور پتھروں سے حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں چند احمدی سخت زخمی ہو گئے جن میں سے مکرم مبشر احمد صاحب ناگنڈ موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ اناللہ...... ان کے پسماندگان وغیرہ کے متعلق کوئی دوسری خبر نہیں ملی۔ اب اس خطبہ کو سننے کے بعد شاید اطلاعیں آجائیں مگر ان کا اب دوبارہ کسی خطبے میں ذکر نہیں ہو سکتا۔ یہ ریکارڈ میں چلی جائیں گی۔

نصیر احمد علوی صاحب (-) دوڑ ضلع نواب شاہ۔ تاریخ (قربانی) 17۔ نومبر 1990ء نصیر احمد علوی (-) کے والد صاحب جو دوڑ ضلع نواب شاہ کے رہنے والے تھے خود احمدی ہوئے تھے' نہایت مخلص اور فدائی تھے۔ یہ آپ ہی کی نیک تربیت کا نتیجہ تھا کہ نصیر احمد علوی دوسروں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں سرگرداں رہتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ اگر میں دن میں دو چار آدمیوں کو (دعوت الی اللہ) نہ کرلوں تو میرا کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے دن بدن متعصب لوگ آپ کی مخالفت میں بڑھتے رہے۔ ایک دو دفعہ دھمکی بھی ملی کہ اگر (دعوت الی اللہ) سے باز نہ آئے تو آپ کو مار دیا جائے گا لیکن آپ نے اس دھمکی کی کوئی پروا نہ کی اور دعوت الی اللہ میں مصروف رہے۔

17۔ نومبر 1990ء کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات دو بجے تین آدمی آپ کے گھر آئے۔ ان میں سے دو تو دیوار پھلانگ کر اندر آگئے اور ایک دیوار پر کھڑا رہا۔ گھر کے اندر داخل ہونے والے دو افراد میں سے ایک نے آپ کے منہ پر تکیہ رکھا اور دوسرے نے آپ کے دل کے بالکل قریب فائر کیا۔ آپ کی اہلیہ فائر کی آواز سن کر جاگ اٹھیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ ایک آدمی آپ پر جھکا ہوا ہے۔ اہلیہ نے اس کو پیچھے سے پکڑنا چاہا تو اس نے کہنی مار کر انہیں نیچے گرا دیا اور دیوار پھلانگ کر بھاگ گیا۔ اہلیہ نے جب آپ کے اوپر سے کپڑا ہٹایا تو زندگی کی رمق ابھی باقی تھی۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا لیکن رستہ ہی میں آپ (قربان) ہو گئے۔ اناللہ......

آپ نے پسماندگان میں بیوہ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی فرحت نصیر صاحبہ سمبڑیال میں بیاہی ہوئی ہیں۔ دوسری بیٹی انیقہ چوہدری صاحبہ ہومیوپیتھی کے کورس میں پورے ملک میں اوّل رہیں۔ ان کا نکاح ٹورانٹو کے صفدر حسین واجد سے ہو چکا ہے لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔ تینوں بیٹے احسان الحق علوی' انعام الحق علوی اور انوار الحق علوی ابھی زیر تعلیم ہیں۔

محمد اشرف صاحب (-) جلھن ضلع گوجرانوالہ۔ یوم (قربانی) 16۔ دسمبر 1992ء۔ محمد اشرف صاحب آف جلھن ضلع گوجرانوالہ 1984ء میں خود احمدی ہوئے اور بہت جلد جلد ترقی کی۔ مجھے لکھا کرتے تھے کہ میں تو ہر وقت جان ہتھیلی پر لئے پھرتا ہوں سوائے بیوی بچوں کے کوئی میرا نہیں رہا۔ ان پر 16۔ دسمبر 1992ء کی رات کو حملہ کیا گیا۔ حملہ آوروں نے دھوکہ سے ان کا اعتماد حاصل کیا۔ رات ان کے پاس ٹھہرے۔ کھانا کھایا اور پھر سوتے میں ان کے سر اور چہرے پر پستول سے فائر کر کے (قربان) کر دیا۔ اناللہ......

ان کی اہلیہ نے اپنے بیٹے کو ساتھ کے گاؤں اطلاع دینے کے لئے بھجوایا تو سب خبر سن کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے مگر خدا کی راہ میں جان دینے والے اس دوست کے بیٹے نے ان کو تسلیاں دیں کہ میرا باپ نیک انجام کو پہنچا ہے۔ میری والدہ بھی خوش ہیں اور راضی ہیں۔

(-) مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چھ بیٹے چھوڑے جو سب ابھی زیر تعلیم ہیں۔ بچوں کے اسماء یہ ہیں:۔ اشتیاق احمد صاحب۔ اعجاز احمد صاحب۔ افتخار احمد صاحب۔ شہزاد احمد صاحب۔ طاہر احمد صاحب۔ خرم شہزاد صاحب۔ صالحہ اشرف صاحبہ اور سعیدہ اشرف صاحبہ۔

رانا ریاض احمد صاحب (-) لاہور تاریخ (قربانی) 5۔ فروری 1994ء آپ 15۔ مارچ 1954ء کو مکرم رانا عبدالستار صاحب کے ہاں ضلع وہاڑی کے گاؤں E.B-285 میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کرنے کے بعد بلڈنگ میٹیریل کا کاروبار شروع کیا۔ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود (-) کے ایک (رفیق) حضرت چوہدری غلام قادر صاحب (-) آف لنگری ضلع جالندھر کا داماد بننے کا شرف نصیب ہوا۔

واقعہ (قربانی):۔ 2۔ فروری 1994ء کی سہ پہر تین بجے دس معاندین احمدیت نے (-) مرحوم کے والد مکرم رانا عبدالستار صاحب جو ایک پر جوش داعی الی اللہ تھے پر حملہ کیا اور زدوکوب کرنے کے بعد انہیں اغواء کرنے کی کوشش کی۔ اسی اثناء میں رانا ریاض احمد صاحب گھر سے باہر آئے اور والد صاحب کو بچانے کی کوشش کی تو ایک بدبخت نے بالکل قریب سے ان پر فائر کیا جو پیشانی پر لگا اور آپ وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ دو دن زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد 5۔ فروری 1994ء کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ اور موت پر ہمیشہ کی زندگی فتح یاب ہوئی۔ (قربانی) کے وقت آپ کی عمر 39 سال تھی۔ آپ کی (قربانی) کے صرف چار ماہ بعد آپ کی اہلیہ بھی وفات پاگئیں۔ اناللہ.......

تین بیٹے اور پانچ بیٹیاں خدا کے فضل سے بقید حیات ہیں اور ابھی زیر تعلیم ہیں۔ دو بیٹے وقف نو کی تحریک میں بھی شامل ہیں۔ (-) مرحوم اپنے بھائیوں اور بہنوں میں سب سے بڑے تھے۔ ان کے پانچ بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ایک بھائی رانا ارسال احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں اور ان دنوں جامعہ میں بطور استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت قابل انسان ہیں۔

احمد نصراللہ صاحب (-) لاہور۔ تاریخ (قربانی) 5۔ فروری 1994ء آپ مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب ساکن آسٹریلیا کے صاحبزادے اور حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب (-) کے نواسے تھے۔ آپ اپنی والدہ مکرمہ امتہ الحئی صاحبہ اہلیہ چوہدری حمید نصراللہ صاحب امیر ضلع لاہور کے پاس لاہور میں رہتے تھے۔ آپ انتہائی نیک نفس، سادہ اور پر وقار طبیعت کے مالک تھے۔ بچپن سے ہی تہجد گزار تھے۔ خدا کے فضل سے موصی بھی تھے اور ہر مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

5۔ فروری 1994ء کو آپ اپنی رہائش گاہ پر آرام کر رہے تھے کہ بعض نامعلوم حملہ آوروں نے کمرہ میں گھس کر آپ کے سر پر آہنی سریہ مار مار کر آپ کو (قربان) کر دیا اور جاتی دفعہ دروازہ کو باہر سے مقفل کر گئے۔ اگلے دن شام کے وقت آپ کی (قربانی) کا علم ہوا۔ 7۔ فروری کو ربوہ میں عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ غیر شادی شدہ تھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ موصی تھے تو عام قبرستان میں کیوں تدفین ہوئی۔ یہ معلوم کرنا چاہئے نظام وصیت سے۔ اس وقت تو مجبوری ہوگی پولیس کی کہ بعض دفعہ نعش کو دیکھنے کے لئے دوبارہ نکالا جاتا ہے مگر بعد میں تو ان کی نعش، ان کے تابوت کو بہشتی مقبرے میں منتقل کر دینا چاہئے۔

وسیم احمد بٹ صاحب (-) سمن آباد ضلع فیصل آباد۔ اور حفیظ احمد بٹ صاحب (-) فیصل آباد۔ تاریخ (قربانی) 30۔ اگست 1994ء

مکرم وسیم احمد صاحب بٹ 1969ء میں مکرم محمد رمضان بٹ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے اور مڈل تک تعلیم حاصل کی اور پھر پاور لومز کا کام کرنے لگے۔ جماعت سے بہت لگاؤ رکھتے تھے اور دعوت الی اللہ میں خوب حصہ لیتے تھے۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے تھے اور چندہ میں بھی بہت باقاعدہ تھے۔ غریب پرور تھے۔

واقعہ (قربانی) 30۔ اگست 1994ء کو ایک شخص مشتاق اور اس کے ساتھی حملہ آوروں نے آپ پر اور آپ کے بھائیوں پر رائفلوں سے گولیاں برسائیں، جن میں سے ایک گولی آپ کے دل پر اور دوسری بائیں ٹانگ پر لگی اور آپ موقع پر ہی (قربان) ہو گئے۔ بوقت (قربانی) آپ کی عمر 25 سال تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔

اس حملہ میں آپ کے بڑے بھائی محمد امین بٹ اور دو چچا زاد بھائی حفیظ احمد صاحب بٹ اور اختر کریم صاحب بٹ بھی شدید زخمی ہوئے جن میں سے حفیظ بٹ صاحب ابن اللہ رکھا بٹ صاحب نے الائیڈ ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔ اناللہ....... دونوں کی تدفین 31۔ اگست 1994ء کو ربوہ کے قبرستان عام میں ہوئی۔

حفیظ بٹ (-) ایک ہمدرد، ملنسار اور مخلص احمدی تھے اور دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ نماز باجماعت کے علاوہ تہجد بھی ادا کیا کرتے تھے اور چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھے۔ بوقت (قربانی) عمر اٹھارہ سال تھی اور غیر شادی شدہ تھے۔ پسماندگان میں آپ کے والدین، چھ بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ چار بھائیوں اور تین بہنوں کی شادیاں ہو چکی ہیں اور دو بھائی ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔

(قربانی) پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر صاحب (-) اسلام آباد (پاکستان)

تاریخ (قربانی) 10۔ اکتوبر 1994ء۔ پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر (-) 1952ء میں ڈاکٹر سید محمد جی احمدی اور سیدہ امتہ الوحید صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب (-) حضرت مسیح موعود (-) کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ یعنی پروفیسر ڈاکٹر نسیم صاحب بچپن سے ہی غیر معمولی ذہین تھے اور خدا کے فضل سے مڈل سے لے کر پی۔ ایچ۔ ڈی۔ تک مسلسل تعلیمی وظائف حاصل کرتے رہے۔

پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے وارسا ٹیکنیکل یونیورسٹی پولینڈ میں داخل ہوئے اور ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد 1980ء میں واپس آئے۔ پولینڈ میں قیام کے دوران آپ نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے ادارے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس سے رابطہ رکھا اور ان کے مختصر کورسز میں داخلہ لیا۔ اسی دوران سویڈن، جرمنی اور اٹلی کی کئی اور اہم یونیورسٹیوں سے بھی آپ کا رابطہ ہو گیا۔ چنانچہ آپ تقریباً ہر سال کسی نہ کسی بین الاقوامی یونیورسٹی میں وزیٹنگ پروفیسر کے طور پر جاتے رہے۔

ٹیکنیکل یونیورسٹی برلن میں تقریباً ایک سال گزارا اور پھر اس یونیورسٹی سے اپنے قریبی روابط کی بنا پر

Defects in Semi- Conductor Materials

اور

High Tempeature Super Condctivity

کے میدان میں ایسی اعلیٰ اور قابل قدر ریسرچ کی کہ برلن کی ٹیکنیکل یونیورسٹی نے قائداعظم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس میں آپ کی نگرانی میں Semi-conductor Materials پر مزید تحقیق کے لئے ایک شعبہ کھولنے کی منظوری دے دی۔ اس سلسلے میں تمام انتظامات مکمل تھے اور جرمنی سے اہم سائنسی آلات کی درآمد شروع ہونے والی تھی کہ آپ کی (قربانی) ہو گئی۔

آپ نے F.Sc سے لے کر M.Sc تک کا طالب علمی کا زمانہ راولپنڈی میں ایک مستعد متحرک خادم کے طور پر گزارا اور مختلف شعبوں کے ناظم رہے۔

واقعہ (قربانی):۔ 10۔ اکتوبر 1994ء رات ساڑھے دس بجے آپ نے گھنٹی بجنے پر اپنے گھر کا دروازہ کھولا تو چہرے پر نقاب اوڑھے ہوئے ایک شخص نے گھر کے دروازے کے عین سامنے آپ پر کلاشنکوف کے دو فائر کئے۔ ایک دل پر لگا اور دوسرا گردن پر۔ دونوں گولیاں جسم سے پار ہو کر پیچھے دیوار پر لگیں جن سے سخت کنکریٹ کا پلستر بھی اکھڑ گیا۔ قاتل فوری طور پر دیوار پھلانگ کر عقبی جنگل میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اس حادثہ کی عینی شاہد آپ کی اہلیہ محترمہ تمکین بابر صاحبہ کے بیان کے مطابق قاتل چھ فٹ قد کا ایک تنومند شخص جس نے شلوار قمیص پہنی ہوئی تھی، چہرے پر نقاب تھا جس میں سے صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں۔ اس کے پاس اسلحہ تھا جو اس نے دروازہ کھلنے سے پہلے ہی آپ پر تان رکھا تھا۔ اس نے کوئی آواز نہ نکالی نہ بات کی، بس چشم زدن میں فائر کر کے فرار ہو گیا۔

آپ کی اہلیہ کے شور مچانے پر ایک ہمسایہ پروفیسر پرویز ہود بھائی دوڑے آئے اور اپنی کار میں ڈاکٹر نسیم بابر کو ڈال کر ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے لیکن راستے ہی میں روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اناللہ......

پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے۔ تینوں بچے ریما بابر، سقراط بابر اور جبران بابر ابھی زیر تعلیم ہیں اور آج کل اپنی والدہ کے ہمراہ کینیڈا میں مقیم ہیں۔ آپ کی ایک بہن مکرمہ روبینہ ہاشمی صاحبہ یہاں لندن میں رہتی ہیں اور مکرم خاور ہاشمی صاحب کی اہلیہ ہیں۔ آپ کی خالہ محترمہ طاہرہ ونڈرمین صاحبہ بھی یو۔ کے جماعت کی ایک مخلص اور مستعد خاتون ہیں اور بڑی محنت سے انگلش ڈاک کا کام کرتی ہیں۔

آپ کی (قربانی) پر جرمنی کے سفیر کے علاوہ قائداعظم یونیورسٹی کے مختلف پروفیسرز اور دیگر شخصیات نیز ملکی اخبارات "دی نیوز" راولپنڈی، ہفت روزہ Pulse اسلام آباد، "دی مسلم" اسلام آباد نے ملائیت اور مذہبی تعصب کو جتنا بھی وہ برا بھلا کہہ سکتے تھے، کہا اور آپ کی وفات پر آپ کے پسماندگان سے تعزیت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے۔

یہ مختصر ذکر ہے اس (قربانی) کا۔ اس کے بعد اگلے خطبہ سے انشاء اللہ باقی (قربان ہونے والوں) کا ذکر شروع کیا جائے گا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 27۔ اگست 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم وقف جدید کا فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 99-10-3 کو پتے کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم چوہدری صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور اپریشن کے بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

○ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ (وقف نو) جو دو ماہ قبل ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اور ایک ٹانگ کاٹ دی گئی ہے۔ تاحال فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم نور احمد صاحب ولد عنایت علی صاحب جگر کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور لاہور رائے ونڈ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم لقمان احمد فرید صاحب آف نیویارک امریکہ کو مورخہ 10۔ ستمبر 1999ء کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "سلمان احمد" نام عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم چوہدری غلام قادر صاحب رحمٰن کالونی ربوہ کا پوتا اور مکرم غلام مصطفیٰ خان صاحب کارکن امانت تحریک جدید کا نواسہ ہے۔

اسی طرح مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب نمبردار تلونڈی بھنگلاں کا پڑپوتا اور چوہدری عبدالرحیم صاحب ذیلدار آف چوہدری والا کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ شعبہ فائن آرٹس۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے مندرجہ ذیل پروگرام میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ حاصل کرنے کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

انٹیریر ڈیزائن۔ Sculpture۔ گرافکس آرٹس۔ کمپیوٹر گرافکس۔

اس کے علاوہ پیشہ ور ڈپلومہ (فوٹو گرافی و کیلی گرافی) بھی آفر کئے جا رہے ہیں۔

رابطہ کے لئے یونیورسٹی اولڈ کیمپس میں شعبہ سے رابطہ کیا جائے۔

(نظارت تعلیم)

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ مکرمہ مائدہ حئی صاحبہ بنت مکرم عبدالحئی بشارت صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ آٹوآہ کینیڈا کی تقریب رخصتانہ مورخہ 27۔ جون 1999ء کو منعقد ہوئی۔ ان کا نکاح ہمراہ مکرم فیصل سہیل صاحب (حال ناروے) محترم مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی ایسٹرن ریجن کینیڈا نے بعوض حق مہر ایک لاکھ نارویجن کرونے پڑھا۔ عزیزہ مائدہ محترم چوہدری عبدالعزیز صاحب کھوکھر مرحوم کی پوتی اور محترم مرزا واحد حسین گیانی صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی نواسی ہے مکرم فیصل سہیل صاحب محترم گیانی صاحب مرحوم کے نواسہ اور محترم ڈاکٹر محی الدین صاحب آف ایڈ مشن کینیڈا کا بھانجا ہے۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر محترم ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب نے دعا کروائی۔ مورخہ 29۔ جون کو دعوت ولیمہ منعقد ہوئی جس میں محترم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے بھی شرکت فرمائی اور تقریب کے اختتام پر دعا کرائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ تمنا اشرف صاحبہ بابت ترکہ مکرم ڈاکٹر محمد موسیٰ صاحب)

محترمہ تمنا اشرف صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد موسیٰ صاحب حال مقیم 527/1-5 سعود آباد کراچی نمبر37 نے درخواست دی ہے کہ میرے والد. بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 35/54 برقبہ ایک کنال واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ میری ہمشیرہ آصفہ شاہین صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ تمنا اشرف صاحبہ (دختر)
2۔ محترمہ آصفہ شاہین صاحبہ (دختر)
3۔ مکرم بشیر احمد صاحب (بھتیجا)
4۔ مکرم صالح احمد صاحب (بھتیجا)
5۔ مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب (بھتیجا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بنگلہ دیش میں پُرتشدد ہڑتال

بنگلہ دیش میں بارہ گھنٹے کی پرتشدد ہڑتال سے کاروباری زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ ہڑتال کے حامی اور مخالفین کے مابین شدید جھڑپوں سے 70۔ افراد زخمی ہو گئے۔ پولیس نے اندھا دھند فائرنگ کر کے حالات پر قابو پایا۔ اپوزیشن کی جانب سے ہڑتال کی کال حسینہ واجد وزیر اعظم بنگلہ دیش پر استعفیٰ کے لئے دباؤ بڑھانے کی غرض سے دی گئی تھی۔

روسی فوج کا چیچن دیہاتوں پر قبضہ

روسی فوج نے میزائلوں، ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں سے حملہ کر کے چیچن کے دو دیہاتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ روسیوں نے چیچن علاقے میں 15 کلومیٹر تک اپنی پوزیشنیں مستحکم کر لی ہیں۔

بھارتی انتخابات میں ہلاکتیں

بھارتی انتخابات کے آخری مرحلے میں تشدد کے واقعات میں فوجیوں اور جنتادل کے لیڈر سمیت 31۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں جبکہ ایک پولنگ بوتھ سے تین سیکورٹی اہلکاروں سمیت پانچ افراد کو اغوا کر لیا گیا۔ لوک سبھا کے 118 حلقوں میں پولنگ ہوئی۔ فوج اور پولیس تعینات ہونے کے باوجود دھماکے اور تشدد کے واقعات ہوتے رہے۔ واجپائی نے لکھنؤ اور سونیا گاندھی نے امیٹھی میں حق رائے دہی استعمال کیا۔

بھارت میں غریبوں کی اکثریت

عالمی بینک نے کہا ہے کہ دنیا کے غریبوں کی اکثریت بھارت میں پائی جاتی ہے۔ بھارتی ریاستوں میں ترقی کی رفتار سست ہے زرعی سیکٹر میں پیش رفت ناکافی ہے۔ اور ملک میں ترقی کے لئے بنیادی ضروریات بھی ناکافی ہیں۔

آسٹریلیا میں انتخابات

آسٹریلیا میں مجلس قانون ساز کے انتخابات شروع ہو گئے ہیں۔ گزشتہ کئی عشروں سے سوشل ڈیمو کریٹ پارٹی اور قدامت پسند پارٹی آسٹریلیا میں حکومت کر رہی ہے۔ لیکن حالیہ انتخابات میں دائیں بازو کی فریڈم پارٹی کے جیتنے کا امکان ہے۔

تائیوان میں زلزلہ

تائیوان کے حالیہ قیامت خیز زلزلہ میں مرنے والوں کی تعداد 2246 تک پہنچ گئی ہے۔ 13 دن بعد بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے جاتے رہے۔

اسرائیل فلسطین مذاکرات ناکام

غرب اردن کے فلسطینی علاقہ اور غزہ کی پٹی کو ملانے والی سڑک پر حفاظتی اقدامات کس کے کنٹرول میں ہوں گے۔ اس پر اسرائیل اور فلسطین کے درمیان مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔

مسئلہ افغانستان

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان نے کہا ہے کہ مسئلہ افغانستان فوجی ذرائع سے حل نہیں ہو سکتا۔ افغان متحارب گروپ اپنے اختلافات مذاکرات سے دور کریں۔ اور شہریوں کا تحفظ یقینی بنائیں۔

کوسووو کی خود مختاری اور امریکہ

امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ کوسووو کو خود مختاری دینے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس لئے کوسووو کی خود مختاری کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا جائے گا۔ مبصرین نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکی فیصلے سے کوسووو کا امن تباہ ہو سکتا ہے۔

سونی کارپوریشن کے بانی کا انتقال

جاپان کی مشہور زمانہ الیکٹرونکس کمپنی "سونی" کے بانی اور چیئرمین 78 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ "اکیو موریتا" نے جنگ عظیم دوم کے بعد ایک چھوٹی سی ریڈیو مرمت کی دوکان سے کاروبار کا آغاز کیا تھا۔ اور آخر کار دنیا کی چند ایک بڑی کمپنیوں میں سے ایک کا مالک بن گیا۔

احمد موٹرز
157/13 فیروزپور روڈ۔ مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے۔ مظفر محمود۔ فون آفس 32-7572031
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں ایک منفرد اور جانا پہچانا نام
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، سٹکرز، مونوگرامز، کلاک ڈائلز، ہیلڈز، اور بہت کچھ جو آپ چاہیں سکرین پرنٹ کیا جاتا ہے۔
لاہور فون: 5150862-5123862 ای میل: knp@nexlinx.net.pk

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan ☎ 554399

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 4 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
5 اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-51
6 اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-41
6 اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-04

سی ٹی بی ٹی پر پاکستان کے دستخط

پاکستان کے وزیر خارجہ نے نیویارک سے واپسی پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے صدر کلنٹن نے کبھی مسئلہ کشمیر کو حل کرانے کا وعدہ نہیں کیا تھا البتہ انہوں نے پاک بھارت کے درمیان کشمیر کے معاملے پر مذاکرات میں دلچسپی کا اظہار ضرور کیا تھا۔ اور اب بھی امید کی جا سکتی ہے کہ پاک بھارت مذاکرات بھارت کے الیکشنوں کے بعد شروع کئے جا سکیں۔ کشمیر کے مسئلہ کے علاوہ امریکی حکام نے اسامہ کے متعلق کوئی بات نہیں کی انہوں نے کہا کہ پاکستان سی ٹی بی ٹی پر دستخط اسی صورت میں کر سکتا ہے جب وہ ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد ہو جائے گی آزاد کشمیر کے متعلق قبضہ کی بات پر وزیر خارجہ نے کہا کہ ایسی باتیں الیکشن کی وجہ سے ہوتی ہی ہیں اور اصل صورت حال بھارت کے الیکشن کے بعد سامنے آئے گی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاک بھارت کے وزیراعظموں کے درمیان ملاقات نومبر میں ہو سکتی ہے۔

بلوں پر سب سڈی ختم

واپڈا نے اپنے ایک باقاعدہ اعلان کے ذریعے بجلی کے بلوں پر ہر قسم کی سب سڈی ختم کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اب بجلی 25 فیصد مہنگی ہو جائے گی۔ اسی ماہ اس سلسلے میں جنرل سیلز ٹیکس بجلی بلوں میں شامل کر دیا جائے گا۔ اس کے اعلان کے مطابق آئندہ بجلی کے چھوٹے صارفین کو بھی ایڈیشنل سرچارج پر کوئی سب سڈی نہیں دی جائے گی۔ یاد رہے کہ وزیراعظم محمد نواز شریف نے بجلی کے بلوں میں 50 فیصد سب سڈی کا اعلان کیا تھا لیکن پچھلے ماہ بغیر اعلان کے عام صارفین پر 25 فیصد اور پانچ ہزار روپے سے زیادہ کے بلوں پر پوری سب سڈی واپس لے لی گئی۔ جبکہ یکم اکتوبر سے گھریلو صارفین سے بھی بقیہ 25 فیصد سب سڈی واپس لے لی گئی ہے۔ واپڈا نے اب اس کا نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا ہے۔

شمالی علاقہ جات کونسل کو مزید اختیارات

شمالی علاقہ جات کونسل کو قانون ساز کونسل قرار دے دیا گیا ہے۔ وفاقی حکومت نے اس امر کا باقاعدہ اعلان کر دیا ہے۔ اب یہ کونسل دفاع، خارجہ مواصلات اور کرنسی کے زیر تحت آنے والے امور کے متعلق فیصلے کرنے کی مجاز ہو گی۔ اور ان تمام امور کو مقامی طور پر ہی طے کرے گی۔ اس کونسل میں 33 ارکان ہوں گے جن میں پانچ خواتین اور چار ٹیکنو کریٹس بھی شامل ہوں گے۔ اس کونسل کے انتخابات 3 نومبر کو کروائے جائیں گے۔ وہاں کی چیف کورٹ کا درجہ ہائی کورٹ کے برابر ہو گا۔ اس کے علاوہ تین ججوں پر مشتمل الگ سپریم کورٹ بھی بنائی جائے گی۔ یہ بات وفاقی وزیر عبدالمجید ملک نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں بتائیں۔

ڈبل سواری پر پابندی نہیں

آئی جی پولیس پنجاب زیب بوکی نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کا ایک نیا تربیت یافتہ گروپ پاکستان میں داخل ہو چکا ہے۔ جس نے معصوم شہریوں کو قتل کر کے خوف وہراس کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن ہم پہلے کی طرح اب بھی ان کے نیٹ ورک کو توڑ دیں گے۔ اور امن وامان کی پہلے والی فضا کو بحال کر دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس کا پہلا ہدف اشتہاری مجرموں کی گرفتاری ہے انہوں نے بتایا کہ موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کی پابندی فی الحال لگانے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جو لوگ ہٹ لسٹ پر ہیں انہیں گن مین فراہم کئے جا رہے ہیں۔ دہشت گردوں کا نیا نیٹ ورک بھی پچھلے نیٹ ورک کی طرح تباہ کر دیا جائے گا۔ پچھلے نیٹ ورک میں سے 80 فیصد لوگ مارے گئے اور کچھ گرفتار کر لئے گئے اسی طرح اس نئے نیٹ ورک کو بھی جلد ہی کیفر کردار تک پہنچا دیا جائے گا۔

حیدر آباد میں دہشت گردی

نامعلوم دہشت گردوں نے ایک مسجد کے امام کو ذبح کر کے لاش بوری میں بند کر کے کچرے پر پھینک دی۔ یہ امام مسجد لطیف آباد میں پیش امام کے فرائض ادا کرتے تھے۔ وہ برما نژاد تھے۔ ان کی لاش کی گردن کٹی ہوئی تھی۔ ان کا نام قاری عبدالکریم تھا۔ آئی جی پولیس، سندھ رانا مقبول احمد نے حیدر آباد کا مختصر دورہ کیا اور پولیس کے افسران کے ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پولیس افسروں کو عوام کے جان و مال کا تحفظ یقینی بنانا چاہئے۔ اور دہشت گردوں پر کڑی نظر رکھنی چاہئے۔

دہشت گرد مولوی ہلاک

دہشت گرد "مولوی بم" جس کا تعلق سپاہ صحابہ کے لشکر جھنگوی سے بتایا جاتا تھا ایک پولیس مقابلے میں وہاڑی میں مارا گیا۔ پولیس نے دو موٹر سائیکل سواروں کو روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ اور نصف گھنٹے تک یہ پولیس مقابلہ جاری رہا جس میں مولوی بم تو مارا گیا لیکن اس کا ساتھی فرار ہونے میں کامیاب رہا۔ بتایا گیا ہے کہ یہ دہشت گرد اسلحہ کی نقل و حمل میں مصروف تھے جس کے نتیجہ میں پولیس نے ناکہ بندی کر لی اور اس پولیس مقابلہ میں "مولوی بم" مارا گیا۔ ملزمان سے خطرناک اسلحہ کی بوری بھی برآمد ہوئی۔ ملزم "مولوی بم" کا نام خورشید احمد عرف سیف اللہ عبدالعزیز آرائیں تھا۔ وہ بہاول نگر کا رہنے والا تھا۔ ملزم اس سے قبل بھی درجنوں وارداتوں میں مطلوب تھا۔ ڈی ایس پی کوثر عباس گیلانی نے بتایا کہ حکومت نے اس کے سر کی لاکھوں روپے قیمت مقرر کر رکھی تھی۔

مذہبی تنظیموں کے خلاف اپریشن

ملک کے مختلف علاقوں میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے بعد مختلف مذہبی جماعتوں کے عہدیداروں، کارکنوں کی گرفتاری کا سلسلہ پولیس نے جاری رکھا ہے۔ اس وقت تک سینکڑوں افراد کو زیر حراست لے لیا گیا ہے۔ کراچی میں تحریک جعفریہ سپاہ محمد اور سپاہ صحابہ کے 70 کارکن گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اسی طرح حیدر آباد میں بھی سپاہ صحابہ کے 50 سے زائد مذہبی رہنما گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اس سے پہلے مولانا اعظم طارق اور مولانا ضیا الحق القاسمی کی فیصل آباد میں نظر بندی کے بعد زاہد القاسمی اور مولانا محمد احمد خان کو بھی نظر بند کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح فیصل آباد ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چنیوٹ سے 150 افراد کو گرفتار کیا گیا۔

ایپکس کمپیوٹر کمپوزنگ
ناصر آباد غربی ربوہ فون 920
ہر قسم کی اردو و انگلش کمپوزنگ اور ڈیزائننگ و برتھ سرٹیفکیٹ، ب۔ فارم ٹرانسلیشن کے لیے

ہمارے ہاں جستی روم کولر۔ کوکنگ رینج۔
ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الفضل الیکٹرونکس
آفس فون 5114822 5118096
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد ناصر ملیاب
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
کلاتھ ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
لب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04942-3171 04524-510

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ
7۔ سنگھار سنٹر میکلیگن روڈ لاہور
دوکان 53181 گھر 5399
دوکان 7320977 گھر 7841669

سستی ترین ائر ٹکٹیں
اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے سستی ترین ائر ٹکٹوں کیلئے آپکی اپنی ٹریول ایجنسی۔
گلیکسی ٹریول سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ٹرانسپورٹ ہاؤس۔ ایجرٹن روڈ لاہور
فون 6310449-6367099-6366588

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3500
رہائش کے لئے ہسپتال میں بندوبست ہے
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ رینالہ خورد
فون کلینک 04443-621371
فون رہائش 0442-512436

داخلہ جاری
میٹرک پاس طلباء وطالبات کیلئے
الیکٹرو ہومیو پیتھی کا ایک سالہ ڈپلومہ کورس
ریٹائرڈ اور مستحق حضرات کے لئے خصوصی رعایت
تعلیم بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بذریعہ ڈاک
پراسپیکٹس دفتر سے یا -/35 روپے منی آرڈر بھیج کر بذریعہ ڈاک منگوائیں۔
النور الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ
ملنے کا پتہ ۔ الحاق شدہ : دی اوپن انٹرنیشنل یونیورسٹی فار کمپلیمنٹری میڈیسنز، کولمبو۔ سری لنکا
ہیڈ آفس ۔ 603/A پیپلز کالونی نمبر 2، فیصل آباد فون 041-44384

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61